

130647-والدہ فوت ہوئی تو اس کے ذمہ دورِ رمضان کے روزے تھے

سوال

والدہ نے مجھے بتایا کہ ان کے ذمہ دورِ رمضان کے روزے ہیں، کیونکہ ماہِ رمضان میں تو ولادت تھی اور فوت ہونے تک انہوں نے قنناء کے روزے نہیں رکھے، تو کیا میں ان کی جانب سے روزے رکھوں یا کھانا کھلا دوں؟
کیا میں بخر اذبح کر کے اسے ساٹھ مسکینوں میں تقسیم کر دوں یا کھانے کی رقم تقسیم کروں؟

پسندیدہ جواب

بہتر تو یہی ہے کہ آپ اپنی والدہ کی جانب سے روزے رکھیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے" متفق علیہ

اور ولی میت کا قریبی ہوتا ہے، اگر آپ یا کسی اور وارث کے لیے روزے رکھنا آسان نہیں تو پھر آپ والدہ کے ترکہ اور وراثت سے ایک دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں، اور اس کی مقدار نصف صاع ہے جو کہ علاقے میں استعمال ہونے والا غلہ کی شکل میں دی جائیگی، اور اگر ایک ہی فقیر کو اکٹھا دے دیا جائے تو بھی جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے "انتہی

الجبیۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

الشیخ عبدالرزاق عقیلی

الشیخ عبداللہ غدیان